یا اللہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ماہنامہ

فیضِ عالم

بہاولپور۔پاکستان

بافیضانِ نظر:

قبلہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی نور اللہ مرقدہ

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مقام اشاعت: دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ
(سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم

جنوری ۲۰۱۶ء/

ربیع الاخر شریف ۱۴۳۷ھ (شمارہ نمبر ۸)

مدیرِ اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

نـــــــــوٹ: اگر اس رسالہ میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴿سر فہرست﴾

عنوان **صفحہ نمبر**



﴿نعت رسول کائنات صلیٰ اللہ علیہ و آلہٖ وسلم﴾

ہے کلام الٰہی کلام آپ کا
حق پہ مبنی ہے ہر اک پیام آپ کا

عرش پر نام کے ساتھ اپنے لکھا
ذات واحد نے سرکار نام آپ کا

اولیت ملی آپ کو ہر جگہ
اللہ اللہ یہ احترام آپ کا

آپ تو ہیں امام الخلاق مگر
کوئی بھی بن سکا نہ امام آپ کا

عرش اعظم بھی ہے زیر پا آپ کے
اے حبیب خدا یہ مقام آپ کا

دیدنی ہوگا محشر کے دن یا نبی
عاصیوں کے لئے انتظام آپ کا

آپ کو جس نے بھیجا ہے دل سے سلام
اس نے بھی سن لیا ہے سلام آپ کا

آپ کرتے رہے دشمنوں کو معاف
خود خدا نے لیا انتقام آپ کا

بن گئے ہیں شہنشاہ اس کے غلام
دل سے جو بن گیا ہے غلام آپ کا

آپ رحمت ہیں دونوں جہاں کے لئے
کام ہر اک کے آنا ہے کام آپ کا

اپنی فردِ عمل سے ہے خائف ریاضؔ
لاج ایسوں کی رکھنا ہے کام آپ کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

جشن عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر بہاولپور درود وسلام کی کیف فضاؤں سے گونج اُٹھا:

☆ دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہاولپور میں بھی جشن عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جوش وجذبہ اور شان وشوکت سے منایا گیا۔حسبِ روایت تنظیم المساجد اہلسنت بہاولپور اور میلا د مصطفیٰ کمیٹی سیرانی مسجد بہاولپور کے زیرِاہتمام بہاولپور سٹی رصدر اور مضافات میں محافل جشن عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔۱۲ ربیع الاول شریف کے مبارک دن عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صبح نمازِ فجر کے بعد سے اپنے روحانی پیشواء دنیا اسلام کے عظیم مصنف حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی نوراللہ مرقدہٗ کے مزار شریف جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پر حاضری دیتے رہے،قرآن

خوانی، نعت و درود و سلام اور قصیدہ بردہ شریف کا ورد جاری رہا اور بہاولپور کے عوام و خواص میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق شعور اجاگر کرنے پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا جاتا رہا ان کے بڑے شہزادے شیخ الفقہ والمیراث علامہ مفتی محمد صالح اویسی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی فاتحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔

ملک کی ممتاز دینی درسگاہ جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد کے عقب محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور میں عظیم الشان جلسہ اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کا اہتمام تھا جس میں ہزاروں عاشقان رسول نعت اور درود و سلام بحضور سرور کونین ﷺ پڑھتے ہوئے شریک سعادت رہے طے شدہ پروگرام کے مطابق بہاولپور و مضافات سے نماز فجر ادا کرتے ہی عاشقان رسول ﷺ کے قافلے کاروں، جیپوں، سائیکل، موٹر سائیکل، ٹرا یکٹر ٹرالی، پیدل، جلسہ گاہ کی طرف جھوم جھوم کر ذکر اللہ اور تکبیر و رسالت کے نعرے بلند کرتے ہوئے آنا شروع ہوئے تحصیل کونسل سٹی بہاولپور نے جلسہ گاہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں سے سجایا ہوا تھا، سیرانی مسجد کے مقتدیوں کے باہمی تعاون سے چائے کی سبیل کا وسیع اہتمام تھا۔ صبح 8 بجے نقیب محفل علامہ غلام مجتبیٰ اویسی نے تلاوتِ کلام پاک سے جلسے کا آغاز کرایا۔ جامعہ اویسیہ رضویہ کے طلبا سید محمد عبدالوکیل شاہ، حافظ محمد حیات صاحب حیات کے علاوہ دیگر ثناء خوان حضرات نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ سٹیج پر علمائے کرام، مشائخ عظام، معززین شہر، سماجی و سیاسی شخصیات حضرات کافی تعداد میں موجود تھے۔ میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مفتی محمد قربان اویسی، مولانا محمد حیسن آزاد، علامہ سید فیاض حسین شاہ، مولانا بشیر احمد اویسی، مولانا قاری ریاض احمد گولڑوی علامہ قاری عبدالروف مہروی، علامہ غلام یٰسین چشتی، مولانا بشیر احمد اویسی اور دیگر علماء نے مدلل گفتگو کی جبکہ مرکزی میلاد مصطفیٰ کمیٹی بہاولپور کے صدر علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق شائق نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہاولپور میں جشن میلاد شریف کو مذہبی جوش و جذبہ سے منانے کا سہرا فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے جنہوں نے پچاس سال تک بہاولپور میں عشقِ رسول ﷺ کی خیرات تقسیم فرمائی اور آج وہ اپنے محبوب حقیقی سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے قدموں میں جا پہنچے ہیں۔ ان کی مخلصانہ محنت کا نتیجہ ہے کہ بہاولپور و مضافات میں جشن میلاد پاک کے جلسہ و جلوس کی رونق دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس موقعہ پر میلاد مصطفیٰ کمیٹی مجلس عاملہ کے چیئرمین اور صوبائی امن کمیٹی پنجاب کے ممبر صاحبزادہ علامہ محمد ریاض احمد اویسی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلوس میں محبان رسول ﷺ قلبی ذوق و شوق سے آتے ہیں یقیناً یہ کاملِ ایمان ہونے کا ثبوت ہے انہوں نے کہا کہ ولادت مصطفیٰ ﷺ کے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا ایمان کا اولین جز ہے۔ انہوں نے

مزید کہا کہ جشن عید النبی ﷺ اہل اسلام کے لیے خوشی کا بہت بڑا تہوار ہے کیونکہ اس دن ہمارے رسول ﷺ رحمۃ للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لائے انہوں نے ملکی حالات کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ کا بہتر انداز میں سیکورٹی پلان بنانے پر جناب ڈی پی او صاحب اور محترم ڈی سی او صاحب کا شکریہ ادا کیا اور شہر بھر کی صفائی اور جلوس کی گذرگاہوں سے تجاویزات ہٹانے پر تحصیل کونسل سٹی کے عملہ کی بھی تحسین کی۔

☆ جامعہ نظام مصطفیٰ، جامع مسجد انوار خضریٰ کے مہتمم علامہ مفتی جاوید مصطفیٰ سعیدی نے آج کے دن کی اہمیت کے بارے بتاتے ہوئے کہا جشن میلاد النبی ﷺ کا تقاضا ہے کہ ہم اسوہ رسول ﷺ پر عمل کر کے دنیا و آخرت بہتر کرلیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بارہ ربیع الاول شریف تاریخِ کائنات میں عظیم الشان اور یادگار دن ہے کیونکہ اس دن سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔ صدیوں سے پھیلی ہوئی ظلمت و تاریکی نورِ نبوت کے باعث ختم ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس موقعہ پر صرف انسان ہی نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی تمام مخلوق خوشی کا اظہار کرتی ہے، انہوں نے کہا کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ پر خوشی کا اظہار کرنا صحابہ کرام اور محبوبانِ خدا کی سنت ہے۔ علامہ قاری خلیل احمد مہروی، علامہ سید فیاض حسین شاہ، مولانا محبوب احمد سعیدی نے اہلیانِ بہاولپور کو جشنِ میلاد کے موقعہ پر شہر کو خوبصورت سجانے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمانوں کی ساری بہاریں اپنے پیارے آقا کریم روف ورحیم ﷺ کے ذکرِ خیر سے وابستہ ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ خوش نصیب ہیں وہ اہلِ اسلام جو ۱۲ ربیع الاول کو آمد مصطفیٰ ﷺ کے چرچے کر کے اپنے نصیب چمکاتے ہیں۔

☆ قبل ازیں میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے ناظم اعلیٰ جگر گوشہ مفسرِ اعظم پاکستان صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے اپنے والد گرامی عظیم مصنف مفسرِ اعظم پاکستان روحانی پیشوا ممتاز عالم دین علامہ محمد فیض احمد اویسی قدس سرہٗ کی بہاولپور میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کو نہایت مذہبی عقیدت واحترام اور شان وشوکت سے منانے کی عملی جدوجہد کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ۱۹۶۰ء کی بات ہے پاکستان میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو سرکاری چھٹی نہ ہونے کے باعث نجی طور پر ملک میں جشن میلاد شریف کے پروگرام ہوتے تھے۔ بہاولپور میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا اہتمام ہوتا مگر جلوس کا کوئی تصور نہ تھا۔ ۱۹۶۱ء میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے اللہ کا نام لیکر عشق رسول کریم ﷺ سے سرشار ہو کر ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ کا اعلان فرما دیا چند شرپسند عناصر نے مذہبی منافرت پھیلانے کے لیے جلوس رکوانے کی کوشش کی ضلعی انتظامیہ کو درخواستیں دیں مگر حضور فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تمام سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ

کیا،اور۱۲ربیع الاول کا مبارک دن خوشیاں لیکر آن پہنچا حسب پروگرام علی الصبح چند گنتی کے افراد کا کاروانِ محبت ذکر واذ کار اور نعت و درود وسلام کا ورد کرتے ہوئے روانہ ہوا۔ جب جلوس سیرانی مسجد سے چوک عید گاہ سے گری گنج بازار کی طرف روانہ ہوا تو لوگ آوازیں کس رہے تھے، مخالفین طعن وتشنیع کے تیر چلا رہے تھے، اوباش نوجوانوں کو سکھا کر جلوس کے آگے بدکلامی کرنے کا سبق دیا گیا مگر یہ قافلہ محبتِ رسول ﷺ کے سچے جذبے سے سرشار اپنی لگن میں مگن نعرہ تکبیر ورسالت (اللہ اکبر،یارسول اللہ) کے پُر کیف نعروں سے فضا کو معطر کرتا ہوا اپنی منزل تک پہنچا۔

اس کے بعد پاکستان کے سابق گورنر جنرل خان امیر محمد خان (نواب آف کالاباغ) نے اعلانیہ جاری کیا کہ ہر سال جشن عید میلا دالنبی ﷺ سرکاری اعزاز کے ساتھ منایا جائے گا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عام تعطیل ہوگی پھر کیا تھا کہ آنے والے ربیع الاول شریف کا چاند نظر آتے ہی ضلعی انتظامیہ جلوس کے انتظام کے لیے متحرک تھی۔

میلاد چوک صدیوں تک اہل بہاولپور کو حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی یاد تازہ کراتا رہیگا: ایک طویل عرصہ تک گلزار صادق کے گراؤنڈ میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو عظیم الشان جلسہ ہوتا رہا جس میں مختلف محکموں کے افسران آتے اور حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ کا خصوصی خطاب ہوتا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ میں حضرت فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر گلزار صادق چوک کو میلا د چوک کا نام دیا گیا۔اب چوک پر پیتل کی سنہری لکھائی سے نہایت ہی خوبصورت انداز میں سنگ مرمر کے ستون پر جلی حروف میں میلاد چوک لکھا ہوا صدیوں تک اہلِ بہاولپور کو حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کی یاد تازہ کراتا رہیگا۔

جلسہ کے اختتام پر درود وسلام اور قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ دعوت اسلامی کے رابطہ مجلس علماء و مشائخ کے نگران حضرت سید اختر حسین شاہ قادری نے دعا کی اور عظیم الشان جلوس جامع مسجد سیرانی سے حضور فیضِ ملت مفسر اعظم پاکستان محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کے صاحبزادگان و دیگر علماء اہلسنت کی قیادت میں روانہ ہوا۔جلوس میں نظم وضبط اور امن وامان برقرار رکھنے کے لئے مدارس اہلسنت کے طلباء پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں ،جلوس کی ترتیب قابل دید تھی ،سب سے آگے مدارس کے طلباء سفید لباس میں ملبوس اور سروں پر سفید دستاریں سجائے ہاتھوں میں سبز پرچم لہراتے چل رہے تھے اہلسنت کی مختلف تنظیمات کے قائدین وعلمائے کرام درود وسلام پڑھتے ہوئے پیدل چل رہے تھے ذکر اللہ و درود وسلام پڑھتے ہوئے ایمان افروز ماحول پیدا کئے ہوئے تھے۔ جماعت اہلسنت ، بزم فیضان اویسیہ ،سنی تحریک، انجمن طلباء مدارس عربیہ، کے کارکنوں اور مختلف تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور طلباء نے بھرپور شرکت کی حسبِ

روایت بگھی میں جگر گوشہ فیضِ ملت علامہ محمد فیاض احمد اویسی کے ہمراہ بہاولپور کے سینئر ترین ماہرِ قانون محترم محمود سلیم ایڈوکیٹ سوار تھے اور شہر بھر کے مختلف جلوسوں کی قیادت معروف عالمِ دین علامہ قاضی غلام ابوبکر مہروی، علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق شائق، صوبائی وزیر ملک محمد اقبال چنڑ، علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی پرنسپل جامعہ نظام مصطفیٰ، خلیفہ صوفی محمد افضل صابری امیر سنی کونسل و مہتمم جامعہ صابریہ منظورالمشائخ بہاولپور، علامہ مفتی جاوید مصطفیٰ سعیدی ناظم اعلیٰ مرکزی میلاد مصطفیٰ کمیٹی، میاں مقبول احمد جوئیہ چیئرمین یوسی جھانگی والہ، الحاج صاحبزادہ محمد اقبال عباسی چیف آرگنائزر میلاد مصطفیٰ کمیٹی، جماعت اہلسنت بہاولپور سٹی کے امیر قاری ریاض احمد گولڑوی، تنظیم المدارس اہلسنت کے نمائندہ علامہ مفتی محمد کاشف سعیدی، جمعیت العلماء پاکستان کے ضلعی رہنما مخدوم سجاد محمد عثمانی، ماہر قانون حافظ غلام مصطفیٰ خالد ایڈوکیٹ، قاری ذوالفقار احمد نقشبندی، علامہ قاری خلیل احمد مہروی، علامہ قاضی تاج محمد صاحب پیر طریقت رہبر شریعت ڈاکٹر محمود الحسن سیفی نقشبندی ناظم اعلیٰ سنی کونسل، حضرت حافظ جندوڈہ سعیدی، محترم صوفی غلام نبی، مہر غلام قادر سیال محترم مہر شاہین سیال کرتے ہوئے مرکزی عیدگاہ میں پہنچے تھے۔ جبکہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور سے روانہ ہونے والے جلوس کی قیادت علماء کرام و مشائخ عظام کر رہے تھے۔ جلوس میں عوام الناس کا پیدل چلتا ہوا ایک سمندر تھا، سوزوکی ویگنوں، کاروں موٹروں اور ٹریکٹر ٹرالیوں کی لمبی لمبی قطاریں پوری سج دھج سے جلوس کے تقدس اور رونق کو دوبالا کر رہی تھیں۔ مختلف مدارس عربیہ کے طلباء اپنے اداروں کی یونیفارم اور سفید عماموں میں خوب لگ رہے تھے۔ نعتوں کے نذرانے، درودوں کے گجرے پیش کرنے والی ٹولیاں پوری فضا کو معطر کر رہی تھیں اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یارسول اللہ کی گونج سے شرکائے جلوس اپنی خوشی و مسرت کا ثبوت دے رہے تھے۔ اور بہاولپور کے کوچہ و بازار کی فضائیں درود و سلام کے پرکیف نغمات سے گونج اٹھیں یہ عظیم الشان جلوس جامعہ اویسیہ رضویہ محکم الدین سیرانی روڈ سے روانہ ہو کر جب فرید گیٹ پہنچا تو جلوس کا دوسرا سرا ابھی عیدگاہ چوک پر ہی تھا کہ جلوس کی گزرگاہوں پر مختلف تنظیموں نے خوش آمدید کی بینرز لگائے ہوئے تھے۔ زندہ دلان بہاولپور نے عاشقانِ رسول کے لئے سبیلوں اور لنگر کا خاطر خواہ اہتمام کیا ہوا تھا۔ جلوس جہاں سے گزرتا لوگ پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے، جگہ جگہ مٹھائیاں بانٹی گئیں۔ گری گنج بازار، چوک بازار، شاہی بازار، لائبریری چوک بی وی ایچ سرکلر روڈ تاجدار ختم نبوت (فوارہ) چوک سے ہوتا ہوا جلوس میلاد چوک پر اختتام پذیر ہوا۔ مرکزی عیدگاہ میں عظیم الشان میلاد کانفرنس ہوئی۔ شرکائے جلوس کے لیے لنگر نبوی شریف کا وسیع اہتمام تھا۔

(رپورٹ: ابو محمد عبداللہ ہاشم، محمد اعجاز اویسی، صاحبزادہ محمد کوکب اویسی، محمد شفاعت اویسی)۔

حضورفیض ملت علیہ الرحمۃ کے مزارشریف پر محافل میلاد: ربیع الاول شریف کا چاندخوشیوں کا پیغام لیکرطلوع ہوتے ہی حضورمفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے مزارشریف پر روزانہ صبح ۱۱ بجے محفل میلاد شریف کا انعقادہوتا رہا، جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء تلاوت ونعت شریف ذکرواذکاراور درودوسلام کی سعادت حاصل کرتے اورلنگرِنبوی شریف تقسیم کیاجاتا رہا۔(محمد شہزاداویسی)۔

☆حسبِ روایت بستی لقمان مسافرخانہ میں عظیم الشان جلوس جشنِ عیدمیلادالنبی ﷺ کی قیادت جگرگوشہ فیض ملت علامہ محمد عطاءالرسول اویسی،میاں غلام محی الدین کھچی،میاں سعیداحمدمہروی نے کی۔(محمد ضیاءالرسول اویسی)۔

﴿الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ کہنے کا ثبوت﴾

(افاضات:حضورفیضِ ملت مفسرِاعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ)

اہلِ ایمان کا شروع سے پیارا نعرہ یارسول اللہ ہے۔اورآج بھی دنیا بھر میں اہلِ اسلام "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ" کے صیغے سے حضور نبی کریم رؤف والرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درودوسلام پڑھتے ہیں جوکہ شرعاً جائزومستحسن ہے جس طرح دیگر درود شریف کے صیغوں سے درودوسلام پڑھنا جائز ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پاک سے ثابت ہے۔

ارشادباری تعالیٰ ہے:

"ان اللہ وملئکته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما".

ترجمہ: بےشک اللہ اوراس کے فرشتے درودبھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے(نبی) پراےایمان والوان پردرود اور خوب سلام بھیجو۔(سورۃ الاحزاب)۔

اس آیت کریمہ میں لفظ صلوٰۃ اورسلام ہےاور"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ" میں بھی لفظ صلوٰۃ اورلفظ سلام دونوں ہیں۔

☆ "مشکوٰۃ شریف"میں حضرت سیدنامولاعلی شیرخدا کرم اللہ وجہہ الکریم سےروایت ہے:

"قال کنت مع النبی صلیٰ اللہ علیه وآلهٖ وسلم بمکة ،فخرجنا فی بعض نواحیها ،فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو یقول الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ".

یعنی کہ میں حضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھااورتو ہم مکہ کےنواح میں نکلےتوکسی پہاڑاور درخت کے پاس

سے نہیں گزرتے تھے مگروہ "السلام علیک یا رسول اللہ" کہتا۔ (مراقاۃ شرح مشکوٰۃ)

اس حدیث پاک میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ہے۔اب اگر آیت مبارکہ اور حدیث شریف دونوں کی وضاحت اس طرح کی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا اور حدیث پاک میں لفظ السلام موجود ہے تو لہٰذا آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اس میں "صلوا" اور "وسلموا" دونوں پر عمل ہو جاتا ہے۔اور اس کے ساتھ ساتھ حدیث کے سلام کے الفاظ پر بھی عمل ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ یہی الفاظ کیوں ہیں؟ احادیث پاک میں کثرت سے درود وسلام کے صیغے موجود ہیں ان میں سے ہی پڑھا جانا چاہئے تو اس کے لئے جواب یہ ہے کہ وہ درود پاک جو احادیث میں وارد ہیں ان میں حصر نہیں کہ صرف وہی پڑھے جائیں اس کے علاوہ نہیں پڑھ سکتے بلکہ علمائے امت نے صراحت کی ہے کہ جتنے خوبصورت الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہو سکیں اس کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیجا جائے اس کی ہمارے سامنے مثالیں موجود ہیں جن میں قصیدہ بردہ شریف، اور درود تاج شریف' درود فتحیہ، دلائل الخیرات شریف اس کے علاوہ بھی بہت سارے درود وسلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے موجود ہیں۔اگر اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تو پھر دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ شریف کا کیا جواب دیں گے؟

خاص یہ الفاظ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بزرگوں کی وضع ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ ہوا۔

ہاں بعض لوگوں کو یارسول اللہ کے الفاظ ہضم نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ اس طرح کہنا شرک ہے جیسا کہ منکرین کی تقریروں وتحریروں میں موجود ہے تو فقیر کا ان سے ایک سوال ہے کہ جو شرک ہوتا ہے وہ ہر زمانہ اور ہر وقت اور ہر لحاظ سے شرک ہوتا ہے تو پھر یہ لوگ صحابہ کرام اور بزرگان دین کے بارے میں کیا حکم لگائیں گے جنہوں نے یارسول اللہ کے الفاظ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کیا اور خود اللہ تعالیٰ کے بارے میں ان لوگوں کا کیا خیال ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی "یا ایھا الرسول، یایھا المزمل" کے خطاب سے مخاطب فرماتا ہے اور کبھی "یایھا المدثر" کے لقب سے اور کبھی "یاایھا النبی" کے مبارک الفاظ سے تو کیا نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ خود شرک کی تعلیم دیتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ان لوگوں کے دلوں اور عقلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے ان کو

حقیقت بات بھی الٹی سمجھ آتی ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ندائے یارسول اللہ کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: ''لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا ''. **ترجمہ:** رسول کے پکارنے کوآپس میں ایسانہ ٹھہرالوجیساتم میں ایک دوسرے کوپکارتا ہے۔(النور ٦٣)۔

اس آیت کے تحت "تفسیر روح المعانی" میں اور "تفسیر ابن کثیر" میں مذکور ہے: ''والفظ له قال الضحاک عن ابن عباس ،کانو یقولون یامحمد یاابالقاسم فنهاهم الله عزوجل عن ذلک اعظاما لنبیه قال فقولو ایانبی الله ،یارسول الله هکذا قال مجاهد وسعید بن جبیر ،وقال قتادة'' یعنی حضرت ضحاک علیہ الرحمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے یا محمد،یاابا القاسم ،تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اورتوقیر کے لئے اس سے منع فرمادیااور فرمایا کہو یا نبی اللہ،یارسول اللہ،اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح روایت کیا۔

(تفسیر ابن کثیر ج ٦،ص ٨١،مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

اسی سے ملتا جلتا مضمون "تفسیر درمنثور ج٨،ص ٢٣٠" پر بھی موجود ہےاور "تفسیر کبیر" میں علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

'' لا تنادو ه کما ینادی بعضکم بعضا یامحمد ولکن قولوا یا رسول الله ،یانبی الله''.

یعنی ان (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کوندااس طرح نہ دیں جس طرح تم ایک دوسرے کونام لے کرپکارتے ہو(یعنی یا محمد کہہ کرنہ پکارو)لیکن یارسول اللہ،یانبی اللہ کہہ کرپکارو۔

(تفسیر کبیر ج٨،ص ٤٢٥مطبوعه دار الا حیاء،بیروت)

صحابہ کرام نے پکارایارسول اللہ: حدیث پاک میں ہے کہ جب سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یارسول اللہ کے نعرے کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔

'' فصعد الرجال والنساء فوق البیو ت وتفرق الغلمان والخد ام فی الطرق ینادون یامحمد ،یارسول الله،یامحمد ،یارسول الله''.

یعنی پس مرداورعورتیں مکان کی چھتوں پر چڑھ کراور بچے اورخدام بازاروں کے راستوں میں پھیل کر یا محمد،یارسول اللہ ،یامحمد،یارسول اللہ،کانعرہ لگاتے تھے۔

(صحیح مسلم شریف: ج ۱،ص ۴۱۹،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں "الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ" کہنا باجماع مسلمین جائز ومستحب ہے جس کی ایک دلیل ظاہروباہر التحیات میں "السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" ہےاوراس کے سواء صحاح کی حدیث میں :"یامحمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ" یعنی اے محمد میں اپنی حاجت (ضرورت) میں آپ کو اپنے پروردگار کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور آپ کو وسیلہ بناتا ہوں۔

بعد وفاتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آپ کو پکارنا آپ سے مدد لینا ثابت ہے مگر ایسے جاہل کو احادیث سے کیا خبر جب اسے التحیات ہی یاد نہیں جو مسلمان کا ہر بچہ جانتا ہے۔(فتاوی رضویہ)۔

☆علامہ طحطاوی "حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ،فصل فی زیارۃ النبی" میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلمکے مواجہہ شریف سے چار ہاتھ دور کھڑے ہوکر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے سر جھکائے ہوئے کہ "السلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ ،السلام علیک یا حبیب اللہ ،السلام علیک یا نبی الرحمۃ".

(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ،ص ۷۴۷،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

علامہ ابن عابدین المعروف شامی علیہ رحمۃ الباری تحریر فرماتے ہیں:" یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشھادۃ : صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ،عند الثانیۃ منھا :قرت عینی بک یارسول اللہ".

یعنی مستحب یہ ہے کہ اذان میں مؤذن سے پہلی مرتبہ شہادت (اشھد ان محمد رسول اللہ) سنے تو کہے :صلی اللہ علیک یارسول اللہ۔اور جب مؤذن سے دوسری مرتبہ (اشھد ان محمد رسول اللہ) سنے تو کہے: قرّت عینی بک یا رسول اللہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں)۔(ردلمحتار)۔

ان کی تو مانو!: مخالفین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے والے اور لکھنے والے پر کفر وشرک کا فتویٰ لگاتے ہیں کہ اس طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطاب کرنا شرک سے خالی نہیں۔

آیئے!اس کے متعلق دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کا نظریہ وعقیدہ دیکھتے ہیں کہ وہ اس کا قائل تھا کہ نہیں؟

لکھا: الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللّٰہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے، "لہ الخلق والامن عالم امر مقید بجھت وطرف وقرب وبعد" وغیرہ نہیں ہے، پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔(امداد المشتاق، صفحہ ۵۹، شمائم امدادیہ، صفحہ ۵۲)۔

تبلیغی جماعت کا امیر مولوی زکریا نے اپنی مشہور کتاب "تبلیغی نصاب" (موجودہ نام "فضائل اعمال") میں اسی الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ کے متعلق لکھتا ہے کہ اس لیے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی بجائے الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ یانبی اللّٰہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ الصلوٰۃ و السلام علیک یا نبی اللّٰہ" اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔(تبلیغی نصاب، باب فضائل درود، صفحہ ۷۰۲، ۷۰۳)۔

مخالفین کے اکابر پیشوا مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے:

چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنایا گیا ہے کہ وہ الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللّٰہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہلِ حرمین پر سخت نفریں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ درودشریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب وندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔

(الشهاب الثاقب، صفحه ٢٤٤، مطبوعه مكتبه مدنيه، لاهور)

اسی طرح دیوبندیوں کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جن کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ:

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان تحقیق عجیب ہی تھی، اپنے زمانہ کے امام مجتہد مجدد اور محقق تھے۔

(ملفوظات حکیم الامت، صفحہ ۱۸، جلد نمبر ۸)

یہی حاجی امداداللہ مہاجر مکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا طریقہ لکھتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرے کے ساتھ تصور کرے اور الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللّٰہ کی داہنے اور الصلوٰۃ و السلام علیک یانبی اللّٰہ کی بائیں اور الصلوٰۃ و السلام علیک یاحبیب اللّٰہ کی ضرب دل پر لگائے۔

(ضیاء القلوب، صفحہ ۶۱، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی)

تو ثابت ہوا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا جائز مستحب ومستحسن ہے۔ اگر اس طرح کہنا شرک ہوتا تو از راہِ انصاف سارے اکابرین دیوبند بھی مشرک ہوئے۔

مگر یاللعجب! تھانوی صاحب الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہیں پھر بھی حکیم الامت ہی رہیں، مولانا زکریا صاحب اسے زیادہ بہترین کہیں پھر بھی تبلیغی جماعت کے بدستور امیر وپیشوا ہیں، مولانا حسین احمد مدنی سے اپنے مقدس اکابر کا عقیدہ کہیں، پھر بھی شیخ الاسلام ہی رہیں، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو جائز کہہ کر زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اس کی تعلیم دیں پھر بھی وہ پیرومرشد اور ولی اللہ رہیں۔

لیکن اگر کوئی حبیبِ خدا، سید انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی شیدائی اور فدائی کہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تو اسے کائنات کا بدترین کافر ومشرک بنادیا جائے؟

خرد کا نام جنوں رکھ دے اور جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس مذکورہ بحث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا جائز اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

یہ شعر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان نے سرکار سیدنا غوث الثقلین حضور الشیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی شان میں لکھا ہے۔ اس شعر کا لفظی ترجمہ اور تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

حل لغات: بھلا، کلمہ تعجب بمعنی کیا خوب ہاں کوئی کیا جانے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ کیسا، یعنی کن وصفوں کا۔ اولیاء، ولی کی جمع ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جن کو ولایت جیسا بلند درجہ ملا ہو۔ ملتے ہیں (اردو) مس کرتے ہیں، رگڑتے ہیں۔ تلوا، یعنی پنجہ اور ایڑی کے درمیان والی جگہ۔

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا۔ اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا: زیرنظر مضمون قارئینِ کرام کے ذوقِ مطالعہ کے لئے امام اہلسنت، مجدد دین وملت، پروانہ

شمع رسالت، سیدی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے نعتیہ کلام ''حدائق بخشش'' میں سے منقبت غوث الاعظم کے ایک شعر کی شرح جسے حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہ' نے ''الحقائق فی الحدائق عرف شرح حدائق بخشش'' (جدید تخریج شدہ) جلد اول میں لکھا ہے سے لیا گیا ۔ یاد رہے'' حدائق بخشش شریف'' کی شرح حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ نے ۲۵ جلدوں میں لکھی ہے جن میں سے ۱۴ جلدیں شائع ہوکر منظر عام پر آگئی ہیں بقیہ عاشقانِ رضا کو دعوتِ طباعت دے رہی ہیں ۔ (ادارہ فیض عالم)۔

شرح: اے امام الاولیاء والا قطاب آپ کے مبارک سر کو کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا کہ آخر اس میں کون کون سے اوصافِ حمیدہ اللہ تعالیٰ نے امانت رکھے ہیں اور کتنا بلند و بالا اور عزت کمال والا ہے کیونکہ آپ کے پیروں کی تو یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ ولی لوگ آپ کے پیروں کے تلووں سے حصولِ سعادت کی خاطر اپنی آنکھیں مس کرتے رہتے ہیں۔

رقاب اولیاء تحت قدم غوث الوریٰ:

اس شعر میں:

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقْبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

(بهجة الاسرار ومعدن الانوار، ذکر تعظيم الاولياء له الخ، صفحه ۱۸، مصطفى البابى مصر)

یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

کی طرف اشارہ ہے جب آپ کی ولایت و محبوبیت کا شہرہ ہوا تو بحکم حق تعالیٰ آپ نے برسرِ منبر فرمایا۔

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقْبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

اس وقت آپ کی مجلس میں پچاس اولیائے کاملین موجود تھے جس کی تفصیل آتی ہے۔ جب آپ نے مذکورہ بالا کلمہ فرمایا تو تمام اولیاء نے فوراً گردن جھکا دی اور جہاں جہاں جس جس شہر میں اولیاء اللہ تھے سب نے اپنی اپنی گردن جھکائی اور کہا ''امنا و صدقنا یا ابن رسول اللّٰہ'' کہنے لگے۔

اے نورِ دیدۂ مصطفی برتوشودجانم فدا دارم تمنا ھرزمان مشتاق دیدارِ توام
تودارم ھر سحر اے بادشاہ نامور نامت کنم ورد زبان مشتاق دیدار توام

یعنی اے نورِ دیدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر میری جان فدا ہر لحظہ تمنا رکھتا ہوں اور ہر آن تیرے دیدار کا مشتاق ہوں۔ اے بادشاہ نامور ہر سحر کو تمہیں یاد کرتا ہوں میں ہر دم تیرے نام کی مالا جپتا ہوں میں تیرے دیدار کا مشتاق ہوں۔

سوال: لفظ ولی اللہ تو صحابی پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" او دیگر آیتِ قرآنیہ تو قول مذکور چاہیے کہ آپ کا قدم اصحابِ کرام کی گردنوں پر بھی ہو حالانکہ یہ مسلم امر ہے کہ کوئی ولی خواہ کیسا ہی کامل ہو صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

جواب: متاخرین کے عرف ومحاورہ میں ولی اللہ ماسوی صحابی پر بولا جاتا ہے اور شرعی مسائل کا دار ومدار عرف پر ہوتا ہے۔

شبِ معراج روحِ غوثِ اعظم کی حاضری: شبِ معراج روحِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

غوثِ اعظم کے کاندھے پر: حضرت سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان تھا جو شبِ معراج اُٹھایا۔

(تذکرہ اولیاء ہند صفحہ ۱۳ و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار صفحہ ۵۵)

خود غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"لماعرج بجدی صلی اللہ علیہ وسلم لیلة المرصاد وبلغ سدرة المنتهی بقی جبریل الامین علیه السلام متحلفا و قال یامحمد لودلوت انملة لاحترقت فأرسل الله تعالیٰ روحی الیه فی ذلک المقام لا ستفادتی من سید الانام علیه وعلیٰ آلهٖ الصلوٰة والسلام فتشرفت به واستحصلت علی النعمة العظمی والورثة والخلافة الکبریٰ وحضرت واوجدت بمنزلة البراق حتی رکب علی جدی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وعنانی بیدهٖ حتی وصل فکان قاب قوسین او ادنی وقال لی ، یاولدی وحدقة عینی قدمی هذهٖ علیٰ رقبتک وقدماک علیٰ رقاب کل اولیاء الله تعالیٰ انتهی".

(تفریح الخاطر، المنقبة الاولی فی وضع قدم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی رقبته رضی الله تعالیٰ عنه، صفحہ ۸)

یعنی جب میرے جدِ امجد حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور سدرۃ المنتہٰی پر پہنچے تو جبرئیل امین علیہ السلام پیچھے رہ گئے اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ نے اس جگہ میری روح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بھیجا تو میں نے زیارت کی اور نعمۃ عظمیٰ اور وراثت وخلافت کبریٰ سے بہرہ اندوز ہوا۔ میں حاضر ہوا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لگام اپنے ہاتھ میں پکڑ کر سوار ہوئے حتی کہ

مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر جا پہنچے اور مجھے ارشاد فرمایا:

میرے یہ قدم تیری گردن پر ہیں اور تیرے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

(الحقائق فی الحدئق شرح حدائق بخشش جلداول تخریج شلہ ،ص ۱٤۳تا۱٤٦)

مولدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت: فقیر محمد فیاض احمد اویسی رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ نومبر ۲۰۰۲ء میں اپنے قبلہ وکعبہ والدِ گرامی حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ کے ہمراہ حرمین طیبین شریفین کی حاضری سے نوازا گیا۔ایک شب فقیر اور علامہ محمد ارشد خامر قادری (مدرس جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور) کعبہ معظّمہ کے سامنے بیٹھے تھے پروگرام بنا کہ آج مولد نبیﷺ کی زیارت کی جائے جماعت تراویح کے بعد باب الصفاء سے باہر آئے اور مولد نبیﷺ (جو کہ اب مکتبہ مکہ مکرمہ کے نام مشہور ہے) کے مین دوازہ پر آن پہنچے عندالباب ایک مطوع کھڑا تھا ہم نے اندر جانے کی بات کی تو حسبِ عادت اس نے شرک وبدعہ کی تقریر شروع کر دی فقیر نے اسے بتایا کہ ہم چند کتب دیکھنے آئے ہیں اس نے کتابوں کے نام دریافت کئے ہم نے نام بتائے تب اس نے ہمیں اندر جانے دیا کاؤنٹر پر موجود عربی نوجوان نے پوچھا کہ کونسی کتب دیکھنا مطلوب ہیں فقیر نے "تنبیہ المغترین" کے علاوہ سیرت کی چند کتب بتائیں اس نے سیرت کی الماری کی طرف رہنمائی کی ہم اپنے ذوق کی تکمیل کے لیے کبھی اِدھر تو کبھی اُدھر جاتے مولد نبیﷺ کے تمام کمرہ جات میں ہم نے حاضری دی ہم پر کیا کیفیت تھی واللہ الفاظ میں بیان کرنے کی مجال کہاں ولادت باسعادت کے ان مبارک لمحات یاد کر کے ہم نے جو لطف اٹھایا ؛ وہ لفظوں میں کیسے بتادوں کسی کو

واپسی پر مولد نبیﷺ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو حضرت شاہ زید ابوالحسن فاروقی کا ایک مضمون ملا جو نذرِ قارئین ہے۔

نبی کریم رؤف ورحیمﷺ کا وہ پہلا مبارک ومسعود گھر جہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اور جو آپ کو اپنے والدگرامی سے میراث میں ملا تھا وہ مکہ مکرمہ میں کوہ صفاء کی جانب شمالاً تقریباً دوڈھائی گز کے فاصلہ پر واقع ہے اور مولد نبی (یعنی نبیﷺ کی ولادت باسعادت کی جگہ) کے نام مشہور رہے۔حضور کریمﷺ جب مکہ مکرمہ میں رہے یہ مکان آپ کے تصرف میں رہا لیکن جب آپ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے بڑے بھائی عقیل نے اس پر قبضہ کر لیا عقیل ہی کی اولاد نے اس مبارک مکان کو محمد بن یوسف ثقفی کے ہاتھ فروخت کر دیا اور اس نے اپنے قصر میں جو کہ "قصر بیضاء" کے نام سے مشہور تھا اس مبارک مکان کو شامل کر دیا۔

مسجد میلاد: تقریباً ۱۶۰ھ میں خلیفہ مہدی عباسی کی اہلیہ اور ہارون الرشید کی والدہ خیزراں نے خلیفہ مہدی کی حیات میں اس قصر کو خرید کر "مولد نبی" کو قصر سے الگ کر دیا اور اس مبارک مقام پر ایک مسجد تعمیر کرا دی جس میں نماز با جماعت ادا کی جاتی تھی اور پھر بعد میں ربیع الاول شریف کے مہینہ میں یہاں محفل میلاد شریف بھی منعقد ہوتی تھی اور جس جگہ آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اس کی خاص طور پر زیارت کی جاتی تھی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی "کتاب فیوض الحرمین" میں اس محفل میلاد میں شرکت اور مشاہدۂ انوار کا تذکرہ فرمایا ہے۔

مولد فاطمہ: رسول اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں دوسرا گھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مسکن تھا جو سرکار دو عالم ﷺ کی پہلی بیوی تھیں اور جن سے آپ نے اعلانِ نبوت سے پندرہ سال قبل اور ہجرت سے اٹھائیس سال پہلے نکاح فرمایا تھا نکاح کے بعد سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرتے وقت تک اسی مکان میں آپ کا قیام رہا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کی جملہ اولاد کی ولادت اسی مکان مبارک میں ہوئی چونکہ آپ کی اولاد میں سب سے زیادہ مشہور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں اسی لئے یہ مکان مولد فاطمہ کے نام سے موسوم ہوا یعنی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جائے پیدائش۔ مولد فاطمہ پر بھی عقیل نے آپ کے ہجرت کرنے کے بعد قبضہ کر لیا تھا لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یعنی ۶۰ھ سے پہلے عقیل سے یہ مکان خرید کرا یک عمدہ مسجد تعمیر کرائی جس میں نماز با جماعت ادا کی جاتی تھی ان دونوں مبارک عمارتوں اور مسجدوں کی مرمت اور تعمیر خلفاء اور ملوکِ مصر اور سلاطین آلِ عثمان برابر کرتے رہے۔ ۱۳۴۳ھ میں حجاز مقدس پر نجدی سعودی تصرف کے بعد آثارِ مبارکہ اور مزارات مقدسہ کی عمارتوں اور مساجد کو مسمار کر دیا گیا اور اس ہنگامہ شکست و ریخت میں یہ دونوں مبارک عمارتیں بھی منہدم کر دی گئیں اور تقریباً ۲۵ سال کسمپرسی کی حالت میں رہیں۔

عباس قطان: بالآخر مکہ مکرمہ کے رئیس بلدیہ عباس قطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطاء فرمائی کہ انہوں نے ملک عبد العزیز سے اجازت حاصل کر کے "مولد نبی" کو ایک دار المطالعہ کی شکل دے دی اور مولد فاطمہ کو قرآن کی تعلیم کا مدرسہ بنا دیا جہاں اب بچے قرآن پاک پڑھتے ہیں اور اسے تائید غیبی ہی کہا جا سکتا ہے کہ "مولد النبی" کی عمارت ابھی پوری ہی ہوئی تھی کہ ایک بڑا کتب خانہ (برائے فروخت تھا) جس میں قلمی اور مطبوعہ کتابیں تقریباً چار پانچ ہزار تھیں عباس قطان نے وہ سارا علمی ذخیرہ خرید کر مولد نبی کی عمارت میں منتقل کرانا شروع کر دیا ابھی یہ کام ہو ہی رہا تھا کہ ان کی روح اس کارِ خیر کا اجر لینے بارگاہِ اقدس کو پرواز کر گئی۔ جناب عباس قطان نے یہ دونوں مبارک عمارتیں بھی اپنے صرف خاص سے تعمیر کرائی

ہیں۔

موجودہ صورت حال: مولد نبی (ﷺ) کا نام اب ''مکتبہ مکرمہ'' ہے اس عمارت کے درمیان میں ایک بڑا کمرہ ہے جس کی آج ہمیں زیارت نصیب ہوئی اس کمرہ میں ایک میز اس مقدس مقام پر رکھی گئی ہے جو رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی جگہ ہے ہم تقریباً پون گھنٹہ اسی میز پر مختلف عربی کتب دیکھتے رہے ہیں قلب وجگر میں ایک مخصوص ٹھنڈک محسوس ہوئی ایمان کی تازگی روح کو فرحت نصیب ہوئی۔ مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی۔

حسن المقصدفی عمل المولد: حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف ہے جس کا اردو ترجمہ حضور مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ نے فرمایا۔ اس میں امام جلال الدین سیوطی نے محافل میلاد کے فضائل اور منکرین کے اعتراضات کا مکمل رد فرمایا ہے۔ مفت حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں۔(03002624660)۔

حضرت سیدنا خواجہ محکم الدین سیرانی صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ۵ ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ اس مناسبت سے آپ کے مختصر حالات قارئین کے ذوق کی نذر ہیں۔(محمد فیاض احمد اویسی)۔

صاحب السیر اور سیرانی کی وجہ تسمیہ: آپ کا نام حضرت محمد عبداللہ المعروف خواجہ محکم الدین (سیرانی) ہے۔ اصل مسکن ضلع ساہیوال کے مضافات میں فتح پور گوگیرہ گاؤں میں تھا اور مزار شریف ریلوے اسٹیشن سمہ سٹہ بہاولپور (پاکستان) کے قریب خانقاہ شریف کے نام سے معروف ہے۔ ویسے تو آپ کے القاب بہت ہیں لیکن سیرانی بادشاہ اور حضرت صاحب السیر کے نام سے آپ مشہور ہیں اور آپ کی درگاہ صاحب السیر لکھی جاتی ہے آپ نے اپنی ساری زندگی سفر میں بسر کردی تھی اور کبھی ایک جگہ قیام نہ فرماتے تھے اور ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے۔ آپ نے جب حضرت جاولی مشائخ رحمۃ اللہ علیہ (بورے والا) کے مزار پر ریاضت کی تو غیب سے ''سیـــرو افـــی الارض'' (زمین کی سیر کرو) کی آواز سنا کرتے تھے جب آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ بخشن خان چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر) سے اس آواز کا تذکرہ کیا تو آپ کے مرشد نے آپ کو سفر میں رہنے کی ہدایت کی اور آپ نے کسی جگہ بھی ایک رات سے زیادہ قیام نہیں فرمایا۔

سلسلہ اویسیہ کے عظیم پیشواء حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی رحمۃ اللہ علیہ: حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج شیخ الحدیث حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ

مرقدہٗ کی کتاب ''ذکر سیرانی'' سے اکتساب۔

پیدائش: فتح پور گوگیرہ نامی بستی جو کہ اوکاڑہ کے قریب دریائے راوی کے کنارے واقع ہے جہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی آپ کے والد کا نام حافظ محمد عارف اور دادا کا نام حافظ محمود الدین تھا آپ قوم کے کھرل ہیں۔آپ کا گھرانہ علم وعمل اور تقویٰ وطہارت اور عرفان کا گہوارہ تھا۔آپ کی صحیح تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوسکی۔کسے کیا معلوم تھا یہ ایک دن عالمِ اسلام کے لئے باعثِ افتخار بنے گا اور اس کی سوانح کے لئے تاریخِ پیدائش کی ضرورت پڑے گی۔بس تخمیناً کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی ولادتِ مبارکہ ۱۱۲۷ھ میں ہوئی۔اس لئے کہ خاندانِ اویسیہ کی روایت کے مطابق آپ کا وصال ۱۱۹۷ھ میں ہوا تھا لہٰذا اس حساب سے آپ کا سنِ ولادت ۱۱۲۷ھ بنتا ہے۔

خوردونوش: غذا بہت ہی سادہ پسند فرماتے تھے نہ کبھی تکلف خود فرماتے اور نہ کسی تکلف کرنے والے میزبان کے ہاں مہمان ہوتے مریدوں،میزبانوں اور خدام کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔اُبلے ہوے چاول (خشکہ) اکثر تناول فرماتے۔غذا میں گھی برائے نام ہی ہوتا۔مسور کی بے روغن دال آپ کی پسندیدہ غذا تھی اور کھانا بہت ہی کم کھاتے جیسا کہ اولیاء کا شیوہ ہے۔

عام حالات: سنت نبی ﷺ کی ہمیشہ پابندی فرماتے علماء کرام کی مجلس میں خوشی سے شرکت فرماتے،ساداتِ عظام سے نہایت ہی نیاز مندی سے پیش آتے اور ان کا ادب فرماتے۔روپے پیسے کو کبھی ہاتھ نہ لگاتے اور نہ ہی سونے چاندی کے زیورات کو چھوتے۔قلت طعام (کم کھانا) قلت کلام (کم سونا) آپ کی عادات میں شامل رہا آپ ہمیشہ تنہا رہتے آپ نے شادی بھی نہیں کی۔آپ کی زبان ہندوستانی (اردو) تھی اور آخر عمر تک یہی زبان بولتے رہے۔سفر میں ہمیشہ کوزہ،رسی،مصلیٰ،مسواک،سرمہ اور کنگھی ہمراہ رکھتے۔

سواری: سواری کے لیے آپ کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کا نام توکل اور اونٹ جس کا نام آپ نے درکار ہی رکھا تھا۔

عادات خصائل و مشاغل: ولایت گھر بیٹھے نہیں ملتی بلکہ اس کے لیے بہت ریاضت کرنی پڑتی ہے ذیل میں حضرت سیرانی سائیں علیہ الرحمہ کے مشاغل پڑھ کر انہی کے مطابق زندگی ڈھالئے ممکن ہے کہ درجہ ولایت نہ سہی مگر اللہ والوں کے غلاموں میں نام لکھا جائے۔منقول ہے کہ حضرت سیرانی سائیں لجپال بسا اوقات ساری رات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اگر کبھی سوتے تو تہجد کبھی قضا نہ ہوتی۔(ذکر سیرانی)۔

ذکر بالجہر: صبح سویرے جاگتے ہی ذکر بالجہر اور مراقبہ میں مصروف ہو جاتے۔ جہر کے متعلق ارشاد فرمایا کرتے اگر ذکر جہر کرلیا جاہے تو کم از کم اس طرح ہو کہ مسام جان سے ذکر کی آواز سنائی دے یا خون کے فوارے نکلیں۔

ایک مرتبہ آپ ذکر میں مشغول تھے تو درخت کے پتوں سے بھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دی۔ نمازِ فجر کے بعد اشراق اور چاشت وغیرہ ادا کر کے قصیدہ امالی اور دعائے مغنی اور سلسلہ شریف کے اوراد و وظائف پڑھتے، ظہر کی نماز کے بعد قران پاک کی تلاوت فرماتے، مغرب کی نماز کے بعد اوابین سے فراغت کے بعد قصیدہ غوثیہ پڑھا کرتے۔ رات اکثر نوافل پڑھتے گزار دیتے۔ ہر وقت باوضو رہتے اور خاص طور پر سنت نبی ﷺ کا پورا احترام اور پابندی کرتے آداب شرعیہ سے ہرگز تغافل نہ کرتے۔

سفر و حضر برابر: نہ صرف گھر پر معمولات کی پابندی کرتے بلکہ سفر میں بھی اسکا خاص خیال رکھتے آپ نے ساری عمر شادی نہیں کی۔ لوگوں نے آپ کو اپنی لڑکیوں سے عقد کی دعوت پیش کی مگر آپ نے یہ کہہ کر مسترد کردی کہ فقیر کو شادی کی خواہش ہے نہ ضرورت۔ آپ انتہا درجے کے سخی تھے۔ حالانکہ آپ نے ساری زندگی سفر میں گزاری مگر جہاں جاتے وہاں لنگر کا انتظام ہوتا۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے نہایت سخاوت سے اخراجات کرتے۔ کفایت شعاری آپ کی عادت تھی جہاں جاتے وہاں چراغ کی بتی ضرورت سے زیادہ اونچی نہ کرتے۔ آپ اپنے خادموں کی بڑی عزت اور قدر کرتے۔ ان کی تکلیف کا خاص خیال فرماتے اگر کوئی مرید یا خادم بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے جاتے۔

حیاتِ مبارکہ: آپ کی ساری زندگی سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی اور سادہ زندگی گزارنے کی تلقین فرماتے۔ آپ اکثر جو کی روٹی اور معاش کی دال کھاتے تھے دوران سفر سوکھی اور باسی روٹیاں اپنے ساتھ رکھتے۔ درگزر اور ایثار کا جذبہ آپ میں اتم پایا جاتا تھا۔ اگر کسی نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اس کے حق میں دعا کی اور اس کو اعلیٰ مرتبے تک پہنچا دیا۔ خود تکلیف اٹھاتے مگر دوسروں کو آرام پہنچاتے، خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلا دیتے۔ تواضع انکساری آپ کا ذاتی شعار تھا دوسروں کو افضل اور خود کو حقیر سمجھتے اور ہر ایک کے ساتھ ادب و آداب سے پیش آتے۔

عطیہ دستار نبی ﷺ: ایک مرتبہ آپ نے جب حج کا موسم قریب آیا تو اپنے مرشد کامل حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آ کر اجازت طلب کی۔ مرشد کریم نے اجازت کے ساتھ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی خصوصی تاکید فرمائی۔ حضرت سیرانی سائیں جب بیت اللہ پہنچے تو مناسک حج سے فراغت کے بعد مشاہدہ

جمال حضرت سرور کائنات ﷺ کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوئے آپ مجمع کثیر میں روضہ انور کے سامنے بیٹھے تھے کہ خادم حضور معلی نے اسم میاں صاحب سے پکارا لیکن کسی نے اس جانب التفات نہ کیا آخر کار ایک شخص کو شناخت کر کے نام دریافت کیا آپ نے کہا میرا نام عبداللہ ہے۔ خادم نے دوبارہ بتاکید فرمایا کہ تمہارا وہ نام جو مشہور ہے تب آپ نے کہا کہ محکم الدین ہے خادم نے کہا کہ رسالت مآب ﷺ نے یاد فرمایا ہے۔ خواجہ صاحب اٹھ کر روضۂ اقدس میں داخل ہوئے خادم باہر ٹھہرا رہا اور آپ بیداری کے عالم میں زیارت نبوی ﷺ سے سرفراز ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جناب الٰہی سے تم کو ارشاد رہنمائی خلق کا حکم ہو چکا ہے پھر دستار مبارک عطا فرمائی خواجہ صاحب جب اجازت طلب کر کے باہر آئے چونکہ مخلوق دروازے پر منتظر تھی تو خلقِ خدا نے آپ کی سرفرازی کو دیکھ کر آپ کا پیراہن مبارک جو زیب تن تھا ازراہ عقیدت وتبرک لے گئے۔

وصال شریف: حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی سندھ کے بعض علاقوں کی سیر کرتے ہوئے بلک کاٹھیاواڑ (ہندوستان) کی طرف چلے گئے اور دھوراجی بندر پہنچے اور کئی روز تک اس علاقے میں سیاحت کرتے ہوئے ابتداءِ ربیع الآخر ۱۱۹۷ھ میں جب واپسی کا ارادہ فرمایا تو حافظ کوکی نے حضرت کو واپسی کے ارادے سے یہ عرض کر کے باز رکھا کہ شب تو میرے ہاں قیام فرما کر دعوت قبول کیجیے اس کے مخلصانہ اصرار اور درخواست پر حضرت نے ایک شب کا قیام مزید منظور فرمالیا۔ وہاں کے معتقدین نے اس خیال سے کہ آپ بعد از وفات کاٹھیاواڑ ہی کے علاقے میں دفن ہوں اور ہم لوگ دور دراز مسافت طے کرنے سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رہیں۔ حضرت کو وہیں ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا۔ حافظ مذکور نے رات کے کھانے میں حضرت کو زہر دے دیا۔ زہر نے حلق سے اترتے ہی اپنا عمل شروع کر دیا۔ بے تابی وقلق کے آثار نمایاں ہوئے اسی حالتِ کرب میں نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ تشنگی نے غلبہ کیا تو حضرت نے حافظ محمد کوکی سے پانی مانگا وہ جانتا تھا پانی دینے سے زہر کا اثر بدن میں سرعت سے پھیل جائے گا۔ زہر دینے کے بعد وہ اپنے دل میں پشیمان بھی ہو گیا اس لیے اس نے پانی دینے میں تامل کیا۔ حضرت نے اس کو پس و پیش کرتا ہوا دیکھ کر فرمایا اے احمق! جو کچھ کرنا تھا وہ تو کر گزرا اب پشیمان ہونے سے کیا بنتا ہے لاؤ پانی لاؤ۔ حافظ کوکی نے پانی پیش کیا پانی پیتے ہی استفراغ ہو گیا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر قے کے ذریعے نکلنے لگ گیا حضرت کے سینے اور زبان سے آخری الفاظ ھُو ھُو سنے گئے اور آواز کے ساتھ روحِ مبارک نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○

۶۲ سال کی عمر میں آپ نے ۶ ربیع الآخر ۱۱۹۷ھ کو وصال فرمایا جس شب آپ کا وصال ہوا اس شب چاند گرہن

تھا۔میاں ابو طالب اور شیخ نھو نے حضرت کی وفات کی اطلاع بذریعہ ایک مراسلہ بہاولپورر کی طرف روانہ کیا۔ یہ مراسلہ منزل بہ منزل بہت ہی توقف کے ساتھ چھ ماہ گزر جانے کے بعد ماہ شوال میں بہاولپور پہنچا اسی وقت تمام شہر پر شور قیامت برپا ہوگیا۔

کرامت بعد وصال: اس اطلاع کے بعد آپکے عزیز وا قارب فوراً دھوراجی بندر کی طرف روانہ ہوگئے اور حضرت خواجہ کا تابوت بہاولپور لے جانے کے لیے بھرپور اصرار کیا۔حافظ کوکی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس تجویز کی مخالفت کرتا رہا۔کبھی شرعاً عدم جواز ظاہر کرتا کبھی دور دراز سفر کی مشکلات بتاتا،کبھی اپنے حقوق جتلا کر جنازہ لے جانے سے منع فرماتا اور کبھی دھمکی دے کر بھی کام نکالنا چاہتا۔آخر کار حافظ نجم الدین کو اس بات پر غصہ آگیا۔پھر وہ حضرت سیرانی سائیں کی مزار پر آگیا اور کر غصہ میں کہا اگر آپ نے ہمارے ساتھ آنا نہ تھا تو بلایا کیوں تھا؟ آپ نے رات خواب میں حافظ نجم الدین سے فرمایا کہ تم حافظ محمد کوکی کے سامنے قرعہ اندازی کی شرط پیش کرو وہ مان لے گا۔چنانچہ صاحب زادگان نے حافظ محمد کوکی سے کہا کہ ہم حضرت صاحب کو لے جانا چاہتے ہیں لیکن تم حضرت صاحب کو یہاں رکھنا چاہتے ہو مگر اس طرح فیصلہ نہ ممکن ہے اور ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔فیصلہ اس طرح ہونا چاہیے کہ حضرت صاحب کی میت کو نکالا جائے اور ایک صندوق میں رکھ دیا جائے ویسی ہی ایک دوسری خالی صندوق بھی ساتھ رکھ دی جائے۔ان دونوں صندوقوں میں سے ایک صندوق تم چن لو۔یہ ہمارا مقدر جس کی قسمت ہوگی اسے حضرت صاحب مل جائیں گے۔اس بات پر حافظ محمد کوکی راضی ہوگیا چناچہ ایسا ہی کیا گیا۔جب حافظ محمد نے ایک صندوق چن لی اور جب کھول کر دیکھا تو حضرت کو پا کر خوش ہوگیا۔صاحبزادگان کو اپنی اپنی قسمت پر رنج ہوا حافظ نجم الدین کو اسی وقت غشی طاری ہوئی آپ نے فرمایا حافظ اداس نہ ہو فقیر ظاہری طور پر تو حفظ محمد کوکی کے پاس ہے مگر باطنی طور پر تمہاری صندوق میں ہوں اور جب صاحبزادے نے صندوق کھول کہ دیکھا تو حضرت صاحب کو موجود پایا۔یہی وجہ ہے کہ آپ کا ایک مزار ہندوستان (دھوراجی) اور دوسرا پاکستان (بہاولپور،سمہ سٹہ) میں مرجع خلائق ہے۔

کرامت اندر قبر شریف: یاد رہے کہ آپ کو دھوراجی ہندوستان میں جب اپنے مزار شریف میں رکھا گیا تو بعض لوگوں نے ابو طالب سے کہا کہ حضرت صاحب کا منہ قبلہ رخ کر دیں ابو طالب کا ہاتھ لے جانے سے پہلے آپ کا رُخِ انور خود بخود قبلہ رُخ ہوگیا۔

مزید تفصیلات کے لئے حضور فیض ملت مفسرِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی کتاب ''ذکرِ سیرانی'' کا مطالعہ فرمائیں۔

(محمد فیاض احمد اویسی)

عرس مبارک: حضور سیدنا خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ۳ تا ۵ ربیع الآخر کو خانقاہ شریف بہاولپور کے علاوہ دھوراجی ضلع کاٹھیاوار ہندوستان میں بھی بڑے تزک واحتشام سے ہوتا ہے۔

﴿سالارقافلہ عشق حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ﴾

ولادت اورابتدائی احوال: سالارِ قافلۂ عشق حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ذوالحجہ کے آخری (سہ شنبہ) منگل ۱۲۶۱ھ کو چاچڑاں شریف تحصیل خانپور کٹورہ ضلع رحیم یارخان میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام خورشید عالم تھا ۔حضرت شیخ الاسلام بابا فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ (پاک پتن شریف) سے خاندانی عقیدت کی بناء پر آپ کو غلام فرید کہا جانے لگا اور چاردانگ عالم آپ اسی نام سے مشہور ہیں آپ ہفت زبان خصوصاً سرائیکی کے عظیم شاعر ہیں۔آپ کے والد گرامی کا نام حضرت خواجہ خدا بخش تھا۔ منقبِ محبوبیہ (تصنیف خواجہ غلام فرید) کے مطابق آپ قریشی اور خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے لیکن عوام میں ''کوریجہ'' مشہور ہیں۔بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کو فاروقی بھی لکھا ہے۔آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال چار سال کی عمر میں اور والد صاحب کا وصال ۱۲۶۹ھ کو ہوا اس وقت آپکی عمر آٹھ سال تھی لیکن اس وقت تک آپ قرآن پاک حفظ کر چکے تھے۔علومِ دینیہ (عربی، فارسی) کی تعلیم اپنے دور کے فاضل علماء سے حاصل کی۔آپ علوم عربیہ اسلامیہ، تفسیر وحدیث اور فقہ کے قابل ترین مدرس تھے وقت کے جید علماء کرام آپ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کو اپنے لیے اعزاز تصور کرتے تھے۔

بیعت: سلسلہ عالیہ چشت اہلِ بہشت میں وہ اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخرالدین فخر جہاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔اپنے کلام بھی اس بیعت کا یوں اظہار فرماتے ہیں کہ

فخر جہان قبول کیتو سے۔ واقف کل اسرار تھیو سے

آپ نے کافی کی صنف میں ایسی باکمال شاعری کی ہے کہ بلاشبہ ان کی شاعری دنیا کے عظیم ترین ادب کا اثاثہ ہے۔ حضرت خواجہ صاحب عربی، فارسی، سندھی، سرائیکی اور دوسری بھاشا کی زبانوں میں مہارت تامہ کے مالک تھے۔سرائیکی شاعری کو جس اعلیٰ مقام پر آپ چھوڑ کے گئے تھے آج بھی ان سے بہتر نہیں آسکا۔لطیف احساسات، جذبات اور اس میں وجدانی کیفیات کو اس طرح ملادینا کہ شیروشکر ہوجائیں، خواجہ کی شاعری کا ادنیٰ کمال ہے۔

مسند سجادگی پر: ۱۲۸۸ھ مطابق ۴ فروری ۱۸۷۲ء میں مرشد ومربی حضرت خواجہ فخر جہاں راہی ملک بقاء

ہوئے تو نواب صادق محمد خاں عباسی رابع (نواب ریاست بہاولپور) نے چاچڑاں شریف پہنچ کر دستار بندی میں شرکت کی۔ اس تقریب میں "ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خدا حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ کے حلقہٗ ارادت میں داخل ہو کر آپ کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے۔ ہندو سندھ کے عامۃ الناس کا رجوع آپکی ذات کی طرف ہو گیا"

عشق رسول ﷺ: حضرت خواجہ صاحب کا کلام عشق رسول کریم ﷺ سے عبارت ہے۔ آپ کو تاجدار کونین ﷺ سے محبت ورثہ میں ملی تھی آپ جس عظیم خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں وہ خانوادہ عشق رسول کریم ﷺ کی خیرات تقسیم کرنے میں مشہور ہے۔ کلام فرید کو بنظر غایت پڑھنے سمجھنے والوں کا سینہ مدینہ بن جاتا ہے۔

کنتُ کنزاً عشق گواہی پہلے حُبّ خود ذات نوں آہی

جیں سانگے تھیا جمل جہاں ہے

عشق دا جلوہ ہر ہر جا سبحان اللہ سبحان اللہ ہر صورت وچ دیدار ڈٹھم کل یار کوں اغیار ڈٹھم

نظریہ تصوف: سلسلہ چشتیہ کے عام مسلک کے مطابق آپ کا نظریہ بھی "ہمہ اوست" تھا۔ یعنی آپ توحیدِ وجودی کے قائل تھے۔ آپ کا تمام کلام اسی رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ انھیں ہر رنگ اور انگ میں اللہ کے حسن کے جلوے نظر آتے۔ حضرت خواجہ کریم کی مجلس میں صاحبانِ حال کا ہر وقت ہجوم رہتا تھا آپ کے کلام کو سمجھنے کے لیے صاحبِ حال ہونا ضروری ہے۔ صاحبِ نظر حضرات لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب عموماً حالتِ وجد میں اشعار کہتے تھے یعنی حال وارد ہوتا تو کچھ کہتے تھے ورنہ نہیں۔ ہر وقت فکرِ سخن میں محو رہنا ان کا معمول نہ تھا۔ لکھنے پر آتے تو الہام کی کیفیت ہوتی۔ بعض اوقات تو لمبی لمبی کافیاں دس پندرہ منٹوں میں کہہ ڈالتے تھے۔

کمال کے صاحب فن تھے: اکثر کتب میں، علما اور فصحاء اور عامۃ الناس سے سنا ہے کہ آپ علمِ موسیقی میں خاصا ادراک رکھتے تھے۔ آپ کو ۳۹ راگ، راگنیوں پر عبور تھا۔ آپ نے ان تمام راگنیوں میں کافیاں کہی ہیں۔ نشتر گوری نے لکھا کہ اگر خواجہ صاحب کے کلام پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سنگیت کی تمام رمزوں اور لَے تال کی تمام خوبیوں سے استفادہ کیا ہے۔ اکثر کافیوں میں لفظوں کے تکرار سے ایسی ہم صوتی اور ہم آہنگی پیدا کی ہے کہ ہوا اور پانی کی لہریں اپنے نغمے بھول جائیں۔ شعر و شاعری کے اسی گن کو "Alliteration" کہتے ہیں۔ کافی ایک مشکل فن ہے جو عربی زبان میں تو ملتا ہے مگر دوسری زبانوں میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ کمالِ فن خواجہ فرید کا کلام ہر رنگ و نسل، عوام و خواص، عالم وان پڑھ، خواندہ و ناخواندہ اور عجم و عرب میں مشہور ہے۔ آپ الفاظ کے ساحر ہیں اور حافظ جیسا

سوزِ عشق آپ کے کلام کا خاصہ ہے۔امیر خسرو جیسا راگ رس کلام کی جان ہے،قاآنی کا زورِ بیاں رکھتے ہیں،رومی سی تڑپ کوٹ کوٹ کر روحِ شاعری میں بھری ہے،سعدی جیسا مشاہدہ اور اسلوب و انداز شعر سے ٹپکتا ہے،صدیوں کے طلسم کو اشعار میں مقید کر دیا ہے۔وہ شاعرِ قال نہیں شاعرِ حال تھے۔ان کا کلام روح پر اس طرح اثر کرتا ہے جیسے چشموں اور جھرنوں سے بہتا ہوا بھیوی راگ نہاں خانۂ دل میں اتر تا محسوس ہوتا ہے۔دنیا میں ''الحسن'' کا حسن ہے۔حسن و عشق لازم وملزوم ہیں۔

عشق اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا

حسن کائنات کی اصل ہے باقی سب اس کا فیض دوام ہے۔حسن ایک سرچشمہ ہے جہاں سے عشق،تمنا،طلب، خواہش،آرزو،امنگ،حسرت وغیرہ وغیرہ کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

وصال: حضرت خواجہ غلام فرید ۷ ربیع الآخر ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں دنیا سے پردہ فرما گئے۔خواجہ صاحب کے اپنے الفاظ میں۔

''وصل وصال داویلہ آیا''

اج کل اکھ پڑ کاندی ہے گئی خبر وصال آندی ہے۔

انکھیاں بلکن مکھ ڈیکھن کوں گل لاون کو تھکن باہیں

آپ کا مزار مبارک کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور میں مرجع خلائق ہے۔وہ بہاول پور میں انگریزی اثر رسوخ کے مخالف تھے انہوں نے نواب آف بہاول پور سے فرمایا تھا۔

اپنی نگری آپ وساتوں۔پٹ انگریزی تھانے

﴿سبزیات اور جڑی بوٹیاں صحت کا خزانہ﴾

(حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان کی تصنیف ''مفید اجسام'' سے)

دنیا بھر میں سائنسدان دن رات نت نئے تجربات کرتے ہوئے اس تگ و دو میں رہتے ہیں کہ زمین پر بسنے والے انسان صحت مند رہیں،آسانیاں پیدا ہوں اور سائنسی تحقیقات و تجربات کی بدولت طویل عمر پائیں، ہزاروں سال قبل جڑی بوٹیوں سے بیماریوں کا علاج کیا جاتا تھا،آج بھی جڑی بوٹیوں کو کیمیکل کی ملاوٹ اور ڈرن طبی علاج کو انگریزی نام دے کر استعمال کیا جاتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پرانے زمانے میں حکیم جڑی بوٹی استعمال کرتے اور آج اسی جڑی

بوٹی مثلاً: ادرک یا لہسن کو تقریباً ہر دوا میں مکس کیا جاتا ہے لیکن دوا کی پیکنگ میں کہیں ادرک اور لہسن کا شمار نہیں کیا جاتا۔ سائنسدانوں بالخصوص ادویہ پر تحقیق کرنے والوں نے گزشتہ دنوں سبزیوں اوران کے استعمال، ادویہ میں ان کی مقدار و شمار، انکے علاج اور فوائد پر ایک رپورٹ جاری کی کہ سبزیاں ایک خزانہ ہیں جنہیں استعمال کرنے سے انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا اور طویل عمر پاتا ہے۔ یوں تو دنیا بھر میں کئی اقسام کی سبزیاں پائی جاتی ہیں لیکن ماہرین کا کہنا ہے چند مخصوص سبزیوں کے استعمال سے انسان نہ صرف صحت مند رہتا ہے بلکہ یہ سبزیاں مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے علاوہ معالج کی ذمہ داری بھی نبھاتی ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر اس مضمون میں کر دیا جاتا ہے۔

بروکولی: بروکولی کینسر تھیراپی میں مدد کرتی اور جسم میں کینسر کے خلاف نیا مادہ تشکیل دیتے ہوئے نہ صرف کینسر ہونے سے بچاتی ہے بلکہ اس مرض میں مبتلا افراد کو تندرست رکھتی ہے، او ہائیو سٹیٹ یونیورسٹی میں سائنسدانوں نے بروکولی اور بند گوبھی میں پائے گئے ایسے اجزاء دریافت کئے ہیں جو کینسر کے خلیات کو پھیلاؤ سے روکتے ہیں یہ دونوں سبزیاں مخصوص کینسر میں مبتلا افراد کے جسم میں نیا مادہ جسے انڈول۔۳ کاربینول کا نام دیا گیا ہیانسانی جسم کے ہارمون ،خون اور شریانوں میں نئے مادہ کو تشکیل دیتی اور کینسر کے مزید پھیلاؤ سے روکتی ہیں، انڈول۔۳ نہ صرف کینسر سے بچاؤ ،پھیلاؤ اور روکنے کے علاوہ دیگر بیماریوں کے علاج مثلاً الزائیمر بیماری کیلئے بھی مفید قرار دی گئی ہیں، ماہرین کا کہنا ہے بروکولی، گوبھی اور بند گوبھی خاص طور پر چھاتی کے کینسر، پروسٹیٹ کینسر، جگر کا کینسر، اور بڑی آنت کے کینسر کے بچاؤ میں مفید ثابت ہوتی ہیں ان سبزیوں کا کھانا بناتے وقت ادرک کا استعمال لازمی ہے، ٹورونٹو یونیورسٹی کی پی ایچ ڈی ڈاکٹر وکٹوریہ کُش نے کینسر پر طویل ریسرچ کرنے اور بروکولی کے فوائد پر جرنل آف دی نیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ میں تصدیق کی کہ جو افراد بروکولی، بند گوبھی یا گرین پتے دار سبزیاں استعمال کرتے ہیں وہ نمایاں طور پر کینسر جیسے مرض میں مبتلا نہیں ہوتے، ایک دوسری رپورٹ میں یونیورسٹی آف مشی گن میں ریسرچ کے بعد تصدیق کی گئی کہ بروکولی کا استعمال برین ٹیومر کو ابھرنے سے روکتا ہے۔

مرچ: پاکستان، بھارت اور میکسیکو میں مرچ کے بغیر کھانا تیار نہیں ہوتا جبکہ دنیا بھر میں سرخ یا ہری مرچ کا استعمال کم سے کم کیا جاتا ہے۔ ایک مطالعے میں بتایا گیا کہ مرچ مدافعتی نظام کو بڑھانے اور موٹاپے کو کم کرنے میں مثبت کردار ادا کرنے کے علاوہ طبی تجربات میں اہم جز ثابت ہوتی ہے، ماہرین کے مطابق شملہ مرچ کئی بیماریوں کا علاج ہے کئی سالوں سے شملہ مرچ پر تحقیق کرنے کے بعد بتایا گیا کہ شملہ مرچ سوزش کم کرتی ہے اس مرچ میں جو قدرتی اجزاء شامل

ہیں وہ دورانِ خون، گردشی مسائل، زخم، دائمی سوجن، پٹھوں کا درد اور کینسر جیسے مرض کے علاوہ السر اور ہائی بلڈ پریشر کا ممکنہ طور پر علاج اور شفایابی کی ضمانت ہیں۔

ساگ: ساگ کا شمار دنیا کی بہترین سبزی میں کیا گیا اور صحت کیلئے ایک مضبوط سبزی مانا گیا، ساگ کی خاصیت، غذائیت اور اس میں شامل وٹامن معدنیات اور بالخصوص امینو ایسڈ کو صحت کے لئے مفید قرار دیا گیا، ساگ میں شامل پروٹین، آئرن، وٹامن اے، سی، کے، کیلشیم، میگنیزیم، اومیگا۔۳ اور دیگر قدرتی اجزاء کی بدولت اسے سپر فوڈ کا لقب دیا گیا، ماہرین کا کہنا ہے ساگ کا استعمال قلبی نظام کو مضبوط کرتا اور کولیسٹرول میں کمی پیدا کرنے کے علاوہ چربی کو جذب کرنے میں مدد کرتا ہے۔

ادرک: ادرک ہر بیماری اور درد کا بہترین قدرتی علاج ہے ادرک کو بڑے پیمانے پر ادویہ کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے، اس ٹریڈیشنل قدرتی خزانے کو آج سے تین ہزار سال قبل چین، جاپان اور بھارت میں بحیثیت دوا کے طور پر دریافت کیا گیا۔ اسے پیٹ، گٹھیا، پٹھوں اور جوڑوں کے درد میں مبتلا افراد کو دیا جاتا تھا دورِ جدید میں بھی اسے دنیا کے ہر ملک میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے، ادرک کو ایسی قدرتی سبزی قرار دیا گیا جس سے کوئی سائڈ ایفیکٹ نہیں ہوتا، تحقیق کے مطابق جوڑوں کے درد میں مبتلا افراد روزانہ چار سے چھتیس ہفتوں تک تیس سے پانچ سو ملی گرام ادرک کے استعمال سے شفایاب ہوسکتے ہیں ادرک کو قدرتی پین کلر کا خطاب بھی حاصل ہے۔

☆ادرک احتلام، جریان اور جنسی طور پر ہونے والی کمزوری کیلئے ادرک سے بڑھ کر کوئی دوسری نعمت نہیں ہوگی۔ آدھا گلاس ادرک کا جوس لیں اور اس میں ایک ہالف بوائل انڈہ مکس کریں۔ اس میں ایک چمچ شہد ملا کر محلول بنالیں اور روزانہ اس کا استعمال آپ کو مردانہ کمزوری سے نجات دلاتا ہے۔

لہسن: لہسن کو ماہرین نے قدرت کا کرشمہ کہا ہے کیونکہ لہسن ایک ایسی سبزی ہے جسے دنیا کے ہر کھانے میں روائتی سبزی کے علاوہ ادویہ کی تیاری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، لہسن سے کینسر، خون، ذیابیطس، آنتوں اور قلبی علاج کیا جاتا ہے اور اس قدرتی معجزے سے شفایابی کی تصدیق بھی کی گئی ہے، تقریباً پانچ ہزار سال قبل وسطی ایشیا میں لہسن دریافت ہوا اور کئی ممالک کے لوگ اسے پاکیزہ سبزی بھی کہتے ہیں چین میں دو ہزار سال قبل لہسن کو انفیکشن، ہاضمے کی خرابی، سانس کی بیماری، سانپ اور کیڑوں کے ڈسنے پر اس کا پیسٹ بنا کر استعمال کیا جاتا تھا، اٹھارہ سو اٹھاون (۱۸۵۸) میں ایک سائنسدان نے لہسن کی اہمیت کو اجاگر کیا جو مائکروبیالوجی سے وابستہ تھا اور اس کے بعد لہسن کو ادویہ کی تیاری مثلاً: ویکسینز

اور اینٹی بیکٹیریل ادویہ میں استعمال کیا گیا علاوہ ازیں نئی سائنس اور ریسرچ کے مطابق لہسن خواتین کو اکثر بچوں کی پیدائش کے بعد ہونے والی بیماری تھرومبوسس اور ہائی بلڈ پریشر کو مستحکم اور معمول پر لاتا ہے۔

☆لہسن کی جڑ سے ان لوگوں کو فائدہ ہوسکتا ہے جنہیں مباشرت کی خواہش پوری کرنے میں کسی قسم کی کمزوری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ڈاکٹر ایچ کے باکرو اپنی تحقیق سے ثابت کرتے ہیں کہ جنسی اعتدال کی کامیابی میں لہسن بہت ہی مفید قدرتی ٹانک ہے۔صرف ۲ سے ۳ توریاں لہسن کی ہر صبح نگل لیں اور اس کے حیران کن نتائج سے لطف اندوز ہوں۔

پودینا: پودینا سر درد، نزلہ زکام اور سردی لگ جانے کی صورت میں بہترین علاج قرار دیا گیا، ہزاروں سال پرانی اس ہری جڑی بوٹی کو قدرت کا شاہکار اور خوشبو کی ملکہ کا لقب دیا گیا ہے اس میں شامل مینتھول سے ببل گم ،ٹوتھ پیسٹ اور کئی ادویہ کی تیاری اور چائے کی حیثیت سے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اسکی پتیاں بدہضمی سے بچاتی ہیں پودینا پیٹ کی صفائی میں اہم کردار ادا کرتا ہے فلو انفیکشن میں اسکی پتیوں سے انہالیشن کرنے سے سانس لینے میں آسانی پیدا ہوتی ہے اور یہ قدرتی خزانہ ریشہ ختم کر دیتا ہے۔

ماہرین نے یہاں تک کہا ہے کہ سبزی جیسے خزانے پر انحصار کیا جائے سبزیاں انسانی صحت کیلئے مفید، بیماریوں کا قدرتی علاج ہونے کے علاوہ طویل عمر پانے کی ضمانت ہیں۔

مردانہ قوت میں اضافے کیلئے مفید سبزیاں: ممبئی (اردو ویوز ۱۱ ستمبر ۲۰۱۵) دیسی غذاؤں کی عدم دستیابی کی وجہ سے آجکل تقریباً ہر تیسرا نوجوان جنسی مسائل کا شکار ہے اور اس میں عارضی آفاقے کیلئے مارکیٹ میں طرح طرح کی ادویات بھی موجود ہیں لیکن ان کے باوجود بعض اوقات شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کچھ آسان سبزیاں ہیں جو ہر گھر میں موجود ہوتی ہیں، ان کے استعمال سے کافی حد تک آفاقہ حاصل ہوسکتا ہے۔

پیاز: قدرت نے پیاز میں وہ خصوصیات رکھی ہیں کہ عقل دنگ رہ جائے ، پیاز اس کمزوری کو نہ صرف دور کرتا ہے بلکہ اسے قدرتی حالت میں واپس لانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ کھانے کے ساتھ دن کے اوقات میں پیاز کھائیں، پیاز کو سلاد کا لازمی حصہ بنالیں۔ گاجریں بہت سے دیگر طبی فوائد کے علاوہ جنسی سٹیمنا بڑھانے کے لئے گاجروں کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے۔

گاجریں اور انڈے: شہوت کو ابھارنے اور امساک میں بہت مفید ثابت ٹھہرے ہیں۔اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۵۰ گرام گاجریں کاٹ لیں۔اس میں ہاف بوائل انڈہ شامل کریں اور پھر شہد میں ڈبو کر کھائیں۔صرف

ایک ماہ روزانہ یہ مرکب کھانے سے آپ کو حیران کن نتائج دے گا۔

بھنڈی: سبزیاں ویسے تو بہت سے غذائی اجزاء سے بھرپور ہوتی ہیں اور انسانی صحت کے حوالے سے بہت ہی مفید ثابت ہوتی ہیں، وہ لوگ جو مردانہ قوت سے یکسر محروم ہو چکے ہیں انہیں چاہیے کہ بھنڈیوں کا استعمال شروع کر دیں۔ بھنڈیوں کی جڑ کا سفوف بنالیں اور اسے دودھ میں ملا کر پیئیں، روزانہ ایک گلاس آپ کو ایک نئی طاقت سے روشناس کرائے گا۔

چھوہارے: چھوہارے یعنی خشک کھجوریں آئرن کا گڑھ ہوتے ہیں۔ یہ غیر معمولی طاقت کا منبع بھی ہوتے ہیں جو شہوت کی طاقت کو بڑھاتے ہیں۔ نیم گرم دودھ میں چند چوہارے ڈالیں، اس کے علاوہ اس میں بادام اور پستہ دال لیں۔ منقہ کھٹا میٹھا منقہ بھی قوت باہ بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆منقے کی مناسب مقدار لے کر دودھ میں ابال کر اس کا محلول بنالیں اور ایک شیشی میں بند کر لیں۔ روزانہ ۲۰ گرام کھانے سے کھوئی ہوئی قوت واپس آجائے گی۔

شرح حدائق بخشش جلداول (تخریج کے ساتھ): حضور سیدی اعلیٰ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' عشاقِ رسول کے لیے قرار جان ہے، ایسا منظوم کلام ہے کہ اہلِ محبت کے دلوں میں اترتا جاتا ہے عام اردو خواندہ حضرات کے لیے اس کلام کو سمجھنے کے لیے حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ نے اس کی ایسی حسین اور دلنشین شرح فرمائی کہ قاری اسے پڑھتے ہوئے عشق رسول ﷺ کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ قبل یہ جلد مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا تو عشاقِ رضا نے ہاتھوں ہاتھ لے لیا پھر انڈیا میں رضا اکیڈمی (بمبئی) نے جلد ا تا ۵ شائع کئے تو تو عرس اعلیٰ حضرت (بریلی شریف) کی ایک ہی نشست میں سارا سٹاک ختم ہو۔ اب حال ہی میں جماعت رضائے مصطفیٰ شکاگو (امریکہ) کے تعاون سے بزم فیضان اویسیہ (انٹرنیشنل) کراچی نے مکمل تخریج کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اعلیٰ کاغذ عمدہ طباعت عمدہ بہترین جلد، ۴۸۰ صفحات اس کو مکمل پڑھنے کا وعدہ کرنے والے حضرات مفت طلب کریں۔

دفتر ماہنامہ ''فیض عالم'' جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

دعائے مغفرت کی اپیل ہے: جامعہ اویسیہ بہاولپور کے فاضل علامہ مولانا غلام دستگیر قادری (خیرپور ٹامیوالی بہاولپور) کے والد گرامی حضرت مولانا فیاض الرسول قادری کا انتقال ہوا (انا للہ انا الیہ راجعون) انہیں

اپنے مرشد کریم حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (ماڑی شوق الٰہی) کے قدموں میں تدفین کی جگہ ملی۔ قارئین کرام سے ان کی رفع درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی التجاء ہے۔ (ادارہ)۔

اہم نوٹ دورہ تفسیر القرآن کے شرکائے متوجہ ہوں: حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ نے ۱۹۶۰ء سے دروہ تفسیر القرآن کا آغاز فرمایا ۲۰۱۰ء تک (نصف صدی) پاکستان کے مختلف شہروں میں آپ دورہ تفسیر القرآن کے ذریعے عشق رسول کریم ﷺ کی خیرات تقسیم فرماتے رہے۔ اس پچاس سالہ تدریسی دور کا ریکارڈ فقیر نے جمع کرنے کوشش کی ہے الحمدللہ کافی حد کامیابی ہوچکی ہے بہت جلد یہ سارا اہم ترین ریکارڈ کتابی صورت میں شائع ہو کر منظر عام پر آنے والہ ہے۔ حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ سے دورہ تفسیر پڑھنے والے حضرات سے فقیر کی التجاء ہے کہ آپ کی یادوں میں اگر کوئی یادگار واقعہ ہو تو تحریر کر کے روانہ فرمائیں تا کہ کتاب کی زینت بنے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی، دفتر ماہنامہ "فیضِ عالم"، جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ۔ بہاولپور)

رابط نمبر 03006825931-03337628304

شب ۱۲ ربیع الاول درگاہ کریم آباد شریف: حضرت صوفی باصفا عاشق غوث الوریٰ قبلہ فقیر علی نواز صاحب کی سرپرستی میں درگاہ عالیہ کریم آباد شریف (نزد مورو سندھ) ۱۲ ربیع الاول شریف کی شب ولادت عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے جس میں ملک بھر سے ان کے مریدین ومتوسلین عقیدتمند قافلوں کی صورت حاضر ہوتے ہیں۔ شب بھر ذکر واذکار نعت ودرودوسلام ہوتا ہے علماء کرام میلاد پاک کے حوالہ سے بیانات کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

اہم اطلاع:

الحمد اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے، پیر و مرشد، قبلہ مفتی محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ کے فیضانِ فیض سے اور صاحبزادہ فیضِ ملت مفتی محمد فیاض احمد اویسی صاحب کے حکم سے بزمِ فیضانِ اویسیہ انٹرنیشنل (دبئی ممبرز) کی ٹیم نے انڈرویڈ صارفین (Androidusers) کی سہولت کے لئے قبلہ اویسی علیہ الرحمۃ کی کتابوں کے لئے گوگل پلے اسٹور (GooglePlayStore) پر (Faiz ahmed uwaysi) کے نام مبارک سے اپلیکیشن متعارف کروائی ہے۔

☆......☆......☆......☆

☆......☆......☆

☆......☆